# سوال

(267) داڑھی کا خط کروانا

# جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چہرہ کا خط بنوانا کیسا ہے اورڈاڑھی کے نیچے گلے کے بال کا منڈوانا جائز ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عن ابن عمر قال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: حفوا الشوارب واعفوا اللحی ای اترکوہا علی حالہا (بخاری مسلم وفی روایة: اوفوا اللحی: ای اترکوہا وافیة کاملة وفی حدیث ابی ہریرة عند الشیخین ارخو اللحی ای اترکوہا ولا تتعرضوالہا بتغیر ووقعہ فی رویایة مسلم عند ابن ماہان: ارجو ای واترکوہا وفی روایة للبخاری وفرو اللحی ای کثروہا واجعلوہا وافرة وقال النووی فی شرح مسلم 3/151 فحصل خمس روایات اعفوا وارخوا وارجو ووفروا ومعناہا کلہا ترکہا علی حالہا ہذا ہو الظاہر من الحدیث الذی یقتضیہ الفاظیہ انتہی

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے آن حضور ﷺ سے فرمایا: "مونچھوں کو پست کرواور داڑھیوں کو بڑھاو" (یعنی: اپنی حالت پر چھوڑدو (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ: "اس کو اپنی بڑھی ہوئی کامل و مکمل صورت میں چھوڑدو"، اور بخاری و مسلم ہی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ: "داڑھیوں کو طویل ہونے دو" اس کی تغییر و تبدیل کے درپے نہ ہو۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ابن ماہان کے طریق سے مروی ہے کہ "داڑھیوں کو چھوڑرکھو" اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ بڑھنے اور زیادہ ہونے دو"۔

امام نووی نے شرح مسلم میں لکھا ہے: حدیث میں پانچ الفاظ وارد ہیں جن میں سے ہر ایک کا محصل یہی ہے کہ داڑھی اپنی حالت پر چھوڑرکھی جائے، احادیث کے ظاہری الفاظ کا یہی اقتضا ہے۔

(واللحیة ما ینب علی الخذین والذقن کذا فی لقاموس وغیرہ من کتب اللغة وقال القسطلانی فی شرح البخاری اللحی بکسر اللام وتضم بالقصر والمد لحیة وہی اسم لما ینب علی العارضین والذقن) یعنی "دونوں رخساروں اور تھوڑی کے بالوں کو لحیہ کہتے ہیں، جس کی حد دائیں اور بائیں سے صدغ (ما بین العین والاذن) یعنی کنپٹی تک ہے "چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حجام سے فرمایا تھا (ابلغ العظمین فانہا منتہی اللحیة (غرائب)) اور نیچے کے لب سے حلق تک ہے، خلاصہ یہ کہ ان حدود اربعہ کے درمیان داڑھی ہے، اور آں حضرت ﷺ نے داڑھی کترنے، تراشنے، مونڈھنے یا خط دائیں بائیں، آگے پیچھے، طول و عرض سے اس کے کچھ بال لینے کی ممانعت مختلف الفاظ میں فرمائی ہے، پس داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہے، اور طول وعرض سے کچھ بھی نہ تراشنا چاہے۔

(قال شیخنا الاجل المبارکفوری فی شرح الترمذی 4/11 بعد بسط الکلام فی ہذہ المسئلۃ : فَہٰذِہِ الآثَارُ لَا تَصْلُحُ لِلاستِدلَالِ بِہا مَعَ وُجُودِ ہٰذِہ الأَحَادِیث المَرفُوعَۃِ الصَّحِیحَۃِ فَاَسلَمُ الأَقوَالِ ہُوَ قَولُ مَن قَالَ بِظَاہِرِ أَحَادِیثِ الإِعْفَاءِ وَکَرِہَ أَن یُؤخَذَ شَیٌءٌ مِن طُولِ اللِّحْیَۃِ وَعَرْضِہَا وَاللّٰہُ تَعَالیٰ أَعْلَمُ

اعلم ان اثر ابن عُمَرَ الَّذِي أَشَارَ اِلَیہِ الطَّبرِيُّ أَخرَجہُ البُخَارِيُّ فی صحیحہ بلفظ وکان ابن عُمَرَ اِذَا حَجَّ أَو اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَی لِحیَتِہِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَہُ

قَالَ الحَافِظُ ہُوَ مَوصُولٌ بِالسَّنَدِ المَذکُورِ اِلَی نَافِعٍ وَقَد أَخرَجہ مَالِکٌ فِی المُوَطَّأ عَن نَافِعٍ بِلَفظِ کَانَ ابن عُمَرَ اِذَا حَلَقَ رَأْسَہُ فِی حَجٍّ أَو عُمرَۃٍ أَخَذَ مِن لِحیَتِہِ وَشَارِبِہ وَفِی حَدِیثِ الباب مقدار الماخوذ

حضرت علامہ مولانا عبدالرحمن صاحب مرحوم تحفۃ الحوذی شرح ترمذی میں اس مسئلہ کی تفصیل کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ : "ظاہر احادیث کے پیش نظر صحیح و سالم طریقہ یہی ثابت ہوتا ہے کہ داڑھی کو اس کے طول و عرض کسی طرف سے نہ لیا جائے ، اور ترمذی میں عمرو بن شعیب کے طریق سے جو حدیث مروی ہے کہ حضور علیہ السلام داڑھی کو طول و عرض سے لیا کرتے تھے ، تو یہ حدیث ضعیف ہے قابل حجت نہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہا کا یہ فعل کہ وہ اپنی داڑھی کو جو مٹھی سے زائد ہوتی تھی ، کتر لیا کرتے تھے ، سو یہ حدیث کے معارض نہیں ۔ دوسرے یہ کہ ابن عمر نے حج کے ایام میں ایسا کیا تھا ان کا خیال تھا کہ سر کے بال کے ساتھ ڈاڑھی کا بھی قصر ہونا چاہے " ۔

اس تفصیل سے واضح ہوگیا ہوگا کہ گلے (حلق) کا بال ڈاڑھی میں داخل نہیں ہے بنا بریں اس کا منڈانا جائز ہے ۔ اور صدغ (کنپٹی) اور اس سے نیچے کا بال ڈاڑھی میں داخل ہے پس خط بنوانے میں کنپٹی اور اس سے نیچے رخسار کے کسی حصے کے بال سے تعرض نہیں کرنا چاہیے ۔ امام نووی شرح مسلم (3/150) میں فرماتے ہیں (قد ذکر العلماء فی اللحیۃ اثنتی عشرۃ خصلۃ مکروہۃ بعضہا اشد قبحا من بعض ثم عدہا قال : السابعۃ : الزیادۃ فیہا والنقص منہا بالزیادۃ فی شعر العذار من الصدغین واخذ بعض العدار فی حلق الراس )

داڑھی کی تشریح میں علماء کے بارہ اقوال ہیں ۔ اور صدغ سے اوپر اس طرح خط بنوایا جاسکتا ہے کہ غیر مسلم قوموں کے شعار اور ان کے مخصوص طریقہ کے مشابہ نہ ہو ۔ آں حضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں (من تشبہ بقوم فہو منہم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

### جلد نمبر 2 ۔ کتاب جامع الاشتات والمتفرقات

### صفحہ نمبر 504

### محدث فتویٰ